(۳) احمد رضا نے حسام الحرمین میں حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ پر بہتان باندھا کہ انہوں نے معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بچوں یا پاگلوں کے علم کو برابر کردیا (حسام الحرمین ص۱۰۹) جب حضرت سے اس ناپاک الزام کے

بارے میں سوال ہوا تو آپ نے صاف تحریر فرمایا کہ جو شخص یہ بات کہے میں اس کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں (بسط البنان) یہ صراحت آپ نے شعبان ۱۳۲۹ھ میں فرمائی۔ اس کے بعد احمد رضا گیارہ سال زندہ رہا لیکن اس بہتان سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔ آخر ۱۳۴۰ھ میں نزت ہوگیا۔ ادھر اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے دفن کرنے کے لئے ۱۸ صفر ۱۳۴۲ھ کو حضرت تھانویؒ نے عبارت یوں تبدیل فرمادی "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں۔ تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے (تفسیر العنوان ص ۱۸) اور یہ بھی بتایا کہ ایسی عبارت امام بیضاوی ۶۸۶ھ نے مطالع الانظار ص ۴۰۸ اور قاضی عضد ۷۵۶ھ نے مواقف اور علامہ جرجانی ۸۱۶ھ نے شرح مواقف ص ۱۷۵، ج ۳ پر لکھی ہے۔ اگر یہ کفر ہے تو ان تینوں کو بھی کافر کہو اور جنہوں نے ان کو کافر نہیں کہا ان کو بھی کافر کہو۔ اس واقعہ کے ۱۲ سال اور احمد رضا کی وفات کے چودہ سال بعد اس کے بیٹے حامد رضا خاں نے پھر اس فتنے کو تازہ کیا۔ چنانچہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ محرم ۱۳۵۴ھ کو اس عبارت میں بریلی میں مناظرہ ہوا جو پورا مناظرہ "فتح بریلی کا دلکش نظارہ" کے نام سے چھپا ہوا ملتا ہے۔ اس میں بانئ مناظرہ سید رفاقت حسین شاہ صاحب نے یہ ہی فیصلہ دیا کہ یہ حضرت تھانویؒ پر الزام ہی الزام ہے۔ اب بریلوی مناظر مولوی سردار احمد گورداسپوری نے اپنی خفت چھپانے کے لئے کہا اگر اس عبارت میں حضور ﷺ کی توہین نہیں تو بعینہ یہی عبارت تم مولانا تھانویؒ کے لئے لکھ دو۔ ہم مان لیں گے کہ واقعی اس عبارت میں توہین نہیں اور یہ الزام اور بہتان تھا۔ ساتھ ہی اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے کہا یہ نبی پاک ﷺ کی توہین کرسکتے ہیں۔ لیکن مولانا تھانویؒ کے لئے کبھی یہ لکھ کر نہیں دیں

گے۔ مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے اسی وقت وہ مکمل عبارت مولانا تھانوی کے نام سے تحریر فرمادی۔ یہ تحریر ۲۵ محرم ۱۳۵۴ھ کو دی۔ مگر خوئے بدرا بہانہ بسیار تین ماہ کے بعد حامد رضا خاں نے ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام تھا ''دیوبندیوں کے لئے پیغام موت'' اور اس میں یہ لکھا کہ مولانا منظور احمد نعمانی نے حضرت تھانویؒ کے نام سے جو عبارت لکھ کر دی ہے اس میں تھانوی صاحب کی توہین ہے اور نعمانی صاحب اس عبارت میں میرا نام لکھ کر شائع کریں تو میں ان پر ہتک عزت کا دعویٰ کروں گا۔ اور عدالت میں ثابت کروں گا کہ اس میں توہین ہے۔ مولانا نے تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کے ماہنامہ الفرقان کے آخری باہر والے صفحے پر حامد رضا خاں کے نام سے یہ عبارت شائع کردی اور چور کو گھر تک پہنچانے کے لئے الگ اشتہار میں بھی وہ عبارت حامد رضا خاں کے نام سے شائع کردی۔ اس اشتہار کا عنوان رکھا ''پاپائے رضا خانیت کو جہنم کی بشارت'' اور بار بار چیلنج دیا کہ حامد رضا اب تم پر غسل جنابت بھی حرام ہے اور کھانا پینا بھی جب تک عدالت میں مجھ پر اپنی ہتک عزت کا مقدمہ دائر نہ کرے لیکن رضا خانیوں کی بولتی بند ہوگئی۔ اور وہ یہ قرض سر پر لئے ہوئے شرم سے منہ چھپائے دنیا سے ہی چل بسے۔ نعمانی صاحب یہ شعر پڑھتے رہ گئے

جنازہ روک کر میرا بڑے انداز سے بولے
گلی میں نے کہی تھی تم تو دنیا چھوڑے جاتے ہو